صاحبزادہ حمید اللہ کی شاعری پر میر، غالب اور اقبال کے اثرات:

محمد عارف[1] [2] پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود خٹک

Abstract:

when the pages of Urdu poetry are shuffled and skimmed through, it is evident to say that meer , ghalib and iqbal have made such contribution to the evolution of this language's poetry that they can be considered even the founders of urdu poetry. In the following eras of urdu literature all the poets who followed meer, ghalib and iqbal were greatly influnced by them. Sahib zada Hameed ullah is also considered one of those followers of meer, ghalib and iqbal who has evolved his poetry around their poetry and was not less impressed. like the era of meer , Sahib Zada's era remained the era of poetical Hustle bustle and bumble. In his poetry, the as independence, hardships following problem's and issues of the time independence migrations can be felt as great grief and sorrows. In his poetry, Sahib zada also admired meer's dignity and effectiveness by applying his style of poetry. In Sahib zada's poetry ghalib's poetical characteristics, modernism, love and beauty romantic and comic factors can be seen. He acclaimed the dignity of ghalib by saying poems in his admiration on different occasions. On various stages he has done the parody of ghalib and also adopted his way of poetry. After Ghalib Sahib Zada was influenced by Iqbal too and he included iqbal's various components of life in his poetry rather, he tried to

stimulate Muslims from the coma of ignorance through his revolutionary, political and constitutive poetry like Iqbal did. In a nut shell, Sahib zada as a poet followed Meer, Ghalib and Iqbal entirely and his collection of Kalam "Rage Gull" is replete with the verses interpreting Meer, Ghalib and Iqbal's encomium.

:Introduction

میر ،غالب اور اقبال اردو شاعری کے ایسے ستون ہیں ۔ کہ جن کے اوپر اردو شاعری کی پوری اعمارت کھڑی ہے ۔ ان شعراء کے بعد اردو ادب میں جتنے بھی

[1]M.Phil. Scholar University of Balochistan Quetta Pakistan

[2]Professor and chairman Department of Urdu University of Balochistan Quetta Pakistan

شعراء آئے وہ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ۔ صاحبزادہ حمید اللہ کا شمار بھی اُن شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے میر ، غالب اور اقبال سے متاثر ہو کرشاعری میں ان کی تقلید کی ۔ میرکی طرح صاحبزادہ حمید اللہ کا دور بھی افرا تفری اور انتشار کا شکار تھا ۔آپ کی شاعری میں آپ کے دور کے مسائل پاکستان کی آزادی ، آزادی کے بعد کی مشکلات اور ہجرتوں کا ذکر دُکھ درد کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اور آپ نے میر کی عظمت اور اثر پذیری کا اعتراف اُن کی غزلوں پر تظمین باندھ کر بھی کیا صاحبزادہ حمید اللہ کی شاعری میں غالب کی شعری خصوصیات جدّت ، حُسن و عشق اور شوخیانہ و ظریفانہ عناصر بھی پائے جاتے ہیں۔ غالب کی عظمت کا اعتراف کئی مقامات پر آپ نے اُنکی مدح میں اشعار کہہ کر کیا اور اُن کی پیروڈی اور زمین میں غزلیں تخلیق کیں۔ غالب کے بعد آپ نے علامہ اقبال سے متا ثر ہو کر نہ صرف زندگی کے ہر شعبے کو شاملِ شاعر ی کیا بلکہ انقلابی ، سیاسی اور تعمیری شاعری کے ذریعے اقبال کی طرح مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی غرضیکہ صاحبزادہ حمید اللہ بطورِ شاعر میر ، غالب اور اقبال کی تقلید سے اپنا دامن نہ بچا سکے اور آپ کا مجموعہ کلام " رگِ گل" میر ، غالب اور اقبال کی مدح میں لکھے گئے اشعار سے لبریز ہیں۔

میر ، غالب اور اقبال اردو شاعری کے ایسے تابندہ ستارے ہیں کہ جن کی چمک وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی چلی جارہی ہے۔ یہ تینوں اردو شاعری کے سرتاجِ شعرا ہیں ۔ اور اولین اساتذہ فن میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان ناموں نے اردو شاعری پر ایسا اثر چھوڑا کہ ان کے بعد آنے والے شعراء ان سے اپنا دامن بچانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ان تینوں ناموں کو کاملین فن کا درجہ حاصل ہے۔ اور اردو شاعری اور شعراء کی سیرت کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے کہ جس نے ان عظیم شعراء سے اثر نہ لیا ہو۔ اور ان کی سر بلندی اور حکمرانی کا اعتراف نہ کیا ہو۔

صاحبزادہ حمیداللہ کی شاعری بھی ان کاملین فن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ آپ نے اپنی ابتدائی شاعری کے دور میں میر تقی میر سے اثر لیا۔ چونکہ میر کی شاعری غم و الم سے عبارت تھی۔ اسی لیے صاحبزادہ حمیداللہ کی ابتدائی شاعری میں میر کے درد کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ نے اس بات کا اعتراف اپنے مجموعہ کلام ''رگِ گل'' کے مقدمے میں بھی کیا۔ اس مقدمے کا اختتام آپ نے میر تقی میر کے اس شعر پر کیا ہے۔

کیا تھاریختہ پردہ سخن کا وہی آخر کو ٹھہرا فن ہمارا(۱)

چونکہ ایک شاعر کے خیالات اُسکے عہد کی ترجمانی اور عکاسی کرتے ہیں۔ خیالات اور جذبات کو شعر میں پرونے سے شاعری جنم لیتی ہے ۔ اسی لیے اس سلسلے میں آپکے اور میر کے دور میں قدرے مماثلت پائی جاتی ہے۔ آپ کی شاعری کا ابتدائی دور تحریک پاکستان ، پاکستان کی آزادی ، آزادی کے بعد ملکی مشکلات، کفر واسلام دشمنی اور ہجرتوں سے بھر پور ہے۔ اس لئے یہ تمام مسائل اور دردو غم آپکی شاعری کا بھی حصہ ہیں۔ غم والم کے علاہ آپ نے میرکی دیگر شعری خصوصیات سے بھی اثرلیا۔آپ نے شاعری میں سادگی، برجستگی اور میر جیسی روانی لانے کی کوشش کی۔ فارسیت کا استعمال تو ہمارے مشرقی شعراء کی خصوصیت رہی ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے بھی فارسیت کے استعمال پر کسی حد تک توجہ دی۔ میر نے شاعری کو ایہام گوئی سے پاک کرکے جد ت کی طرف راغب کیا تھا۔آپ نے بھی میر کی پیروی کرتے ہوئے شاعری میں جدید طرزو فکر لانے کی کوشش کی۔ قدیم روایت سے انحراف کیااور غزل کو پھیکے موضوعات سے نکال کر زندگی سے بھر پور موضوعات کی طرف راغب کیا ۔

آپ نے میر کی عظمت کا اعتراف بارہاں اپنے کلام میں کیا ہے اور عظمت کے اعتراف کیلئے بہترین طریقہ اس شاعر کی غزلوں پرتظمین باندھنا ہے۔ آپ نے بھی ’’میر تقی میر‘‘ کی غزلوں پرتظمین باندھی۔ میر تقی میر کی ایک مشہور غزل کے کچھ اشعاریوں ہیں ۔

اپنی ہستی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے
نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
میر ان نیم بازآنکھو ں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

صاحبزادہ حمیداللہ نے میر تقی میر کی اس مشہور غزل پرتظمین باندھی ۔ جو کہ اس بات کا بھرپور اعتراف ہے کہ آپ میر تقی میر سے بہت متاثر تھے۔آپ کی غزل کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

آنکھ اس کی عقاب کی سی ہے یہ فضا رعب و داب کی سی ہے
اس کے لب ہیں گلاب سے بڑھ کر خد کی صورت عناب کی سی ہے
ہم برا مانتے نہیں ورنہ بات مہتر و عتاب کی سی ہے
خوشگواری جمال میں اس کے بادہ میں برف آب کی سی ہے
حیف انجامِ نالہ ہائے شوق زندگی اب عذاب کی سی ہے(۲)

میر تقی میر ایک عظیم شاعر تھے۔ صاحبزادہ حمیداللہ نے مختلف غزلوں میں آپکی پیروی کر کے آپکی عظمت کا اعتراف کیا میر کی عظمت اور بلندی کا اعتراف تمام شعراء نے کیا ہے۔ غالب جیسا شاعر بھی میر کے بارے یہ کہنے پر مجبور ہوا۔

ریختہ کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

میر تقی میر کی نظم ’’گھر کے حال‘‘ جب آپ کے سامنے آئی ۔ تو آپ اس سے کافی متاثر ہوئے اور آپ نے میر تقی میر کے ’’گھر کا حال‘‘ کی بحر میں ایک عمدہ نظم ’’سردی کا بیان ‘‘ کے عنوان سے لکھی۔ جو آپکی شاعری پر میر تقی میر کے اثرات

ہونے کا ثبوت ہے۔ آپکی اس نظم کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

زور سردی کا کس طرح ہو بیان کانپ کر خامہ مانگتا ہے اماں
ہو گئی زمہریر ساری زمین بادِصر صر کا حکم جس پہ رواں
دانت بجتے ہیں کانپتا ہے جسم رکھے اپنی پناہ مینیزداں
سردجھونکھوں کے وہ تھپیڑے ہیں کانپتی ہے بدن کے اندرجاں
ناک گویا کہ منہ پہ ہے ہی نہیں قطعہ برف بن گئے ہیں کان(۳)

میر تقتی میر کی شاعری کے اثرات آپ پر ہردورمیں غالب نظرآتے ہیں۔آپ میرکی مثنویوں سے بھی متاثرنظر آتے ہیں۔مقدمے کے اعترافی بیان سے لیکر متعدد غزلوں کی تظمین اِس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ میر کی سوچ اورفنی خصوصیات سے آپ کی شاعری ہمیشہ متاثررہی ہے۔۱۹۸۱ ؁ء میں آپ نے ایک اورغزل میرتقی میرکی غزل کی زمین پر لکھی۔میراورصاحبزادہ حمیداللہ دونوں کے غزلوں کا مقطع پیشِ خدمت ہے۔

میرتقی میر: گل کوہوتاصباقراراے کاش ! رہتی ایک آدھ دن بہاراے کاش !

صاحبزادہ حمیداللہ : کرتانہ کوئی آرزو میں اے کاش ! رہتی نہ تمناہی زیر آکاش!(۴)
آپ اپنی غزلوں میں میرتقی میرکے تصورحسن وعشق سے بھی متاثرہیں۔آپ میر کی طرح ایک ناکام ونامرادعاشق ہیں۔ اورغم والم آپ کاڈھنگِ خاص ہے۔میرکی سادگی ،فارسیت کااستعمال ،غم والم اورحسن وعشق کاانداز آپ کی بہت سی غزلوں پرچھایاہواہے۔جو آپکی میر سے وابستگی کانہ صرف ثبوت فراہم کرتاہے۔بلکہ اس بات کا ثبوت ہےکہ آپ کی شاعری کے ایک بڑے حصّے پر میرچھایاہوانظرآتاہے۔

اثرلینے کایہ سلسلہ میرسے غالب کی طرف بڑھتاہے ۔جو کہ اُردوزبان کے بلاشبہ سب سے عظیم شاعرہیں ۔آپ اُستادوں کے اُستاد ہے اوریہ ممکن ہی نہیں۔کہ آپ کے بعد آنے والے شعراء نے آپ سے اثرنہ لیا ہو۔صاحبزادہ حمیداللہ نے بھی مرزااسداللہ خان غالب کی شاعری سے کافی اثر لیا۔اوراِس کے اعتراف کے طورپر آپ نے غالب کی غزلوں پر تظمین باندھی ۔آپ نے اپنے مجموعہ کلام " رگِ گل"کے مقدمے میں غالب کی عظمت کااعتراف برملاکیا ہے۔

سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگاغالب خداسے کیا ستم وجور ناخداکہیے(۵)
اِسی مقدمے کے آخرمیں آپ غالب کامشہورمصرعہ بیان کرتے ہیں۔ ’’کچھ شاعری ذریعہ عزت نہیں مجھے ‘‘ اورآپ نے اپنی شاعری کوانہیں اساتذہ فن کے اثرات کی وجہ قراردیا ہے۔۱۹۶۷ ؁ء کے ژوب میگزین میں آپ نے غالب کی عظمت کااعتراف کرتے ہوئے اُن پر ایک مضمون شائع کیا۔ شاعری کی عظمت کااعتراف یہ بھی ہے کہ آپ اُس شاعرکی غزلوں کی زمینوں پرغزلیں کہیں ۔غالب سے محبت کااظہار ہرشاعر نے اپنے اپنے طورپرکیا ہےکسی نے اشعارمیں غالب کی مدح بیان کی اورکسی نے غالب کے دیوان کی ہر غزل کے منتخب شعرپرتظمین لکھی ۔اوراِس بات کا اعتراف بھی کیا کہ غالب ہر زاویہ نگاہ میں رہنمائی فراہم کرتاہے۔ابوالعجزساجد اسدی اِس بات کااِس طرح سے اظہار کرتے ہیں۔
" میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے " دیوانِ غالب " لیا اورمرزا صاحب کی غزلوں پرتظمین لکھنا شروع کردیا۔ "(۶)

غالب کے کلام پراپنا کلام کہنے کی روایت کافی پُرانی ہے۔ اوراس روایت کادلچسپ پہلویہ ہے کہ برتنے کیلئے صرف غالب سے عقیدت ہی کافی نہیں بلکہ فکر وفن کا درست ادراک بھی ضروری ہے۔غالب اوراقبال اُردو شاعری کے دوایسے ستون ہیں کہ جس کے اوپراُردو شاعری کی پوری عمارت کادارومدار ہے۔غالب کے بعد اُردو شاعری میں کوئی بھی ایساشاعر پیدانہ ہوسکاکہ جو غالب کے اثرات سے مکمل طورپر اپنا دامن بچانے میں کامیاب ہواہو۔اوراپنا ایک الگ اورمنفرد مقام بنانے میں کامیاب ہواہو۔بعض غزل گو شعراء اپنے آپ کو غالب کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے باوجود بھی محفوظ نہ رہ سکے ۔ اُس کابنیاد ی سبب یہ تھا۔ کہ غالب کی فکر ،اندازِ بیان، مضامین کی ندرت ،بات کرنے کاڈھنگ، شعری محاسن اورفکروفن کے تمام پہلو ایسی بنیاد یں تھیں ۔جس پر اُردو شاعری کی مستقبل کی عمارت کی تعمیرلازمی تھی۔ اِس لیے سب نے اپنی اپنی ہمت

،قدرت اوراستطاعت کے مطابق اِس سے استفادہ کیا۔ اِس بات کی تصدیق ڈاکرفرمان فتح پوری کچھ یو ں کرتے ہیں۔

"غالب کااثر صرف جدید شاعری پر نہیں ، غالب کے بعد کے سارے اُردو ادب پر نظر آتاہے۔" (۷)

صاحبزادہ صاحب نے غالب کے اثرات کو جس طرح قبول کیا وہ اِس کے کلام کے سرسری مطالعے سے ہی پتہ چلتا ہے ۔اِس سلسلے میں قاری کو زیادہ مشکلات کاسامنا نہیں کرنا پڑتاکیونکہ صاحبزادہ صاحب نے کئی مقامات پر غالب کی غزلوں کی زمینوں پر اپنی غزلیں تخلیق کی ہیں۔ اوراپنے مطبوعہ مجموعہ کلام ’’ رگِ گل ‘‘ میں کئی مقامات پر اِس بات کی اعتراف کیا ہے۔ کہ اُن کی یہ غزل غالب کے فلاں غزل کی تظمین وتقلید ہے۔انہوں نے غالب کی شعوری تقلید صرف اِس لیے نہیں کی کہ اُن کی زمینوں پر اپنی غزلیں لکھ کر غالب کی عظمت کااعتراف کریں۔ بلکہ وہ فن وفکر کے مختلف زاویوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ اِس اثر پذیری کا اقرارکچھ یوں کرتے ہیں۔
غالب کی اوربات ہے غالب کاکیا کہیں غالب کوحیف پڑھتے ہیں شاعر توخواب میں(۸)

اِس پُر زوراورپُرجو ش شعر سے آپ اِس بات کا بخوبی اندازہ لگاسکتے ہیں۔ کہ غالب سے آپ کس قدرمتاثر تھے۔ آپ کی متنوع موضوعات بھی آپ کی شاعری کوغالب کی تقلیدقرار دیتے ہیں۔آپ نے غالب کی غزل کی پیروڈی میں ۱۹۷۰ ؁ء

میں ایک غزل لکھی جو اپنی مثال آپ ہے۔
غالب : کوئی اُمید برنہیں آتی کوئی صورت نظرنہیں آتی
صاحبزادہ حمیداللہ : کوئی لومڑی نظری نہیں آتی کوئی آوازِ خر نہیں آتی
کونسا بادشاہ ہوں میں کے ڈروں نیندکیوں رات بھر نہیں آتی
ہنسی آتی تھی پہلے ہر شے پر اب کسی بات پر نہیں آتی
تھک گیا ہوں میں بات کرکر کے ورنہ ٹرٹر بھی کر نہیں آتی
میلے منہ کیسے جاؤگے کالج شرم تم کومگر نہیں آتی(۹)

آپ غالب سے نہ صرف جدت طرازی میں اثر لیتے تھے ۔بلکہ عشق اورفن کے موضوعات میں بھی غالب کی گونج نمایاں ہیں۔ موضوع اورموادکی رنگینی ،طرز اظہار ،روایت سے انحراف اورجدت طرازی کی خصوصیات انہوں نے غالب ہی سے لی ہیں۔ اگر چہ انہوں نے متنوع موضوعات ،سیا ست ،مذہب ،اخلاقیات ،جہاد اورحُسن فطرت کو اپنی غزلوں کاموضوع بنایا ہے ۔مگر جدّت طرازی کی اصل بنیاد وہی تھی ۔جو غالب کے مطالعے سے انہوں نے حاصل کی آپ کے زمانے میں ماضی پرستی سے اجتناب کوئی آسان کام نہ تھا۔ کیونکہ آپ ایک ایسے قبائلی اورروایتی معاشرے کا حصّہ تھے۔جہاں قدامت پسندی کی انتہا تھی۔ آپ نے اِسی دوران قدامت پسندی اور قدیم رسوم ورواج کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ آپ نے آمریت اورحکومت وقت کے خلاف بڑے نڈّر انداز میں کلمہ حق بُلند کیا۔ اُس زمانے میں عوام کی تکریم وتوقیر کی بات کرنا اورنوابوں ،خانوں ،سرداروں کے خلاف بات کرنا بڑے دل گردے کا کام تھا۔ آپ نے جہاد اوراِسلامی ثقافت کو اپنی

شاعری کے ذریعے فروغ دیا۔ آپ کی شاعری کی جدت طرازی کو عصری شاعری کے تناظرمیں اگر دیکھاجائے۔توآپ ایک جدّت طرازشاعر اورنئے طرز کو اپنا نے والے انسان نظر آتے ہیں۔ آپ ایک ایسے عاشق ہیں۔ جو ناکام ونامراد توہے۔ لیکن اُس کے کلام میں پھر بھی مایوسی اورغم کے بجائے اُمید اورمسر ت نظر آتی ہے۔

میری ہر خوشی ہے تو دل کی تازگی ہے تو
کیوں اندھیرے میں رہوں میری روشنی ہے تو
میرے لئے چاندہے میری چاندنی ہے تو
میرے عشق کاحاصل میری عاشقی ہے تو
حیف سے گریز کیوں حیف کی خوشی ہے تو

آپ نے بے شمار تراکیب ،تشبیہات واستعارات میں بھی غالب کی پیروی کی ہے ۔غالب کو چونکہ تراکیب کے استعمال میں ملکہ حاصل رہا ۔ اِس لیے بیشترشعرانے آپکی تقلید کی ۔ صاحبزادہ حمید اللہ کا شمار بھی اُنہی شعراء میں ہوتا ہے۔جنہوں نے غالب کی عظمت کااعتراف کیا اور اُنکی غزلوں پر تظمین باندھی۔ اُردو شاعری میں تظمین کی روایت بہت قدیم ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد اِس حوالے سے رقم طرازہیں۔

" تظمین کلام کو زیادہ واضح کرنے کے لئے یا زیادہ پر تاثیر کر نے کے لئے یا اپنا زور طبع دکھانے کے لئے کی جاتی ہے۔" (۱۰)

بلوچستان کے اُردو ادب میں تظمین نگاری کی روایت کی ابتدا ملا محمد حسن براہوی نے کی۔ اوراِسکا ثبوت ملا محمد حسن براہوی کے کُلیات میں ملتا ہے ڈاکٹر فاروق احمد اِس حوالے سے رقمطراز ہیں۔

"رفیع سودا کی غزل پر یہ تظمین ملا محمد حسن کی ادبی وقعت کا بھی اظہار ہے اور اِس بات کی دلیل ہے
کہ وہ اساتذہ کہ پہلو بہ پہلو مصر عے اور خیال کو ساتھ لے کر چلنے پر بھی قادر ہیں۔" (۱۱)

غالب نئے خیالات کے ساتھ نئے الفاظ کو شاملِ شاعری کرتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے بھی غالب کی راہ پر چلتے ہوئے اپنی شاعری میں نئے الفاظ کو جگہ دی۔ ایسا انہوں نے اپنی شاعری کیلئے موجود فضاء کے تقاضوں کے تحت کیا۔ مثلاً جرگہ ،کاکڑی غاڑی ،لنڈی اورولور ایک خاص سماجی پس منظر کی علامتیں ہیں ۔ اِن مفا ہیم کو وہ کسی دوسرے متبادل کے ذریعے پورے سیاق وسباق کے ساتھ بیان نہیں کرسکتے ہے۔ اِس لیئے آپ نے غزل کو وسیلہ اظہار بنایا ۔آپ اپنی ایک غزل میں غالب کی عظمت کااعتراف کچھ یوں کرتے ہیں۔

خود بینی وخوداری کوئی آپ سے سیکھے میرا دل واپس کیجئے آپ کا مہمان اپنا
غالب اب بھی غالب ہے ایک صدی گوبیت چکی خم تو پرپھر بھی ٹھونکے گا شعر کا جوان اپنا (۱۲)

غالب کے کلام کی سب سے اہم خصوصیت جدّ ت طرازی ہے۔آپ نے اس خصوصیت میں غا لب کی پیروی کی اور اپنے کلام میں جدّت لانے کی بھر پور کوشش کی آپ اپنے مطبوعہ کلام '' رگِ گل '' کے مقدمے میں جدّت کے حوالے سے رقمطرازہیں۔

"میں نے غزل میں جدّت لانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اورہر ادیب کی یہ کوشش ہوتی ہے
کہ وہ اپنے فن پارے کو جدّت کے ساتھ متعارف کرائیں ۔ اورہونہ ہو ،نیا موضوع غزل میں

لانا اورنئی بات کرنا بھی توجدّت ہے۔" (۱۳)
اُردو شاعری میں جہاں جدید یاجدّت کالفظ آتا ہے ۔وہی مرزا اسد اللہ خان غالب کا نام بھی آتا ہے آپ اُردو ادب میں جدّت کے بانیوں میں سے ہے۔ اورآپ وہ پہلے شاعر ہیں جنہوں نے روایت سے بغاوت کردی ۔صاحبزادہ صاحب نے روایت سے بغاوت میں غالب کی تقلید کی ہے ۔ آپ کا شمار اُن شعرا میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے نظم نگاری اورغزل گوئی دونوں کو وسیلہ اظہار بنایا ۔اورشاعری کے دونوں اقسام پر گوئی کاثبوت دیتے رہے۔ فکر کی پختگی اورندامت بیان کو آپ نے بڑے توازن سے پیش کیا ہے۔ اُن کی غزلیں جدید دورکامظہر ہے۔آپ کی غزلوں کے وسیع اورمتنوع موضوعات آپ کو اپنے عہدکے دیگر بلوچستانی شعراسے ممتاز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔غزل اور نظموں کے علاوہ قطعات اوررباعیات بھی جدّت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ آپ کی سوچ وفکر ،انداز بیان، تشبیہات واستعارات سادگی وسلات،روانی اور تراکیب کے استعمال جیسی خصوصیات نے آپ کی شاعری کو امر بنا دیا ہے۔ اوریہ تمام خصوصیات کہیں نہ کہیں غالب کی پیروی اورتقلید کا سبب ہے ۔غالب کی پیروڈی میں آپ کے لکھے گئے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

وہ چیز جس کیلئے ہو یہ سوق عزیز سوائے دودھ کی چائے کے اورہی کیا ہے
وہ بھی ہمیں ہیں کہ محبوب ہی سے درگزر یں رقیب روسیہ کی حیثیت توہی کیا ہے
سبب جو غم کا ہواِ س کومٹا ہی دیں کیوں نہ کھڑاک عشق کا نہ ہو تو نہ سہی کیا ہے

اِس پوری بحث سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اِن کی شاعری پر غالب کے اثرات بہت زیادہ ہیں ۔ اورانہوں نے شاعری کیلئے جس شخصیت کو سب سے زیادہ سامنے رکھا وہ غالب ہی ہے۔غالب کے بعد آپ نے سب سے زیادہ جن شخصیت سے اثر لیا وہ علّامہ اقبال ہے کیونکہ محققین خود اِس بات پر متفق ہیں۔ کہ خود اقبال نے شاعری میں غالب سے اثرات قبول کئے ۔اِس سلسلے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں۔

"اقبال کے فکر وفن پر جتنا اثر غالب کا ہے۔ اُردو کے کسی اورشاعر کا نہیں بلکہ بعض ناقدوں کے نزدیک
تویہ اثراتنا گہرا ہے۔ کہ انہوں نے اقبال کو غالب کا معنوی شاگرد قرار دیا ہے۔ خود اقبال نے غالب کا
اعتراف ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ کیا ہے۔ بانگ دار سے لیکر جاوید نامہ تک انہوں نے غالب کو جن عزت
وتکریم کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ اُن کی عظمت کے نشان کے ساتھ ساتھ اُن پر غالب کے گہر ے اثرات
کاثبوت فراہم کرتا ہے۔" (۱۴)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کایہ قول اِس بات کاثبوت ہے۔ کہ اقبال جیسا عظیم شاعر بھی غالب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ صاحبزادہ حمید اللہ کی شاعری پر اقبال کے اثرات بہت گہرے ہیں۔آپ نے اپنی مطبوعہ مجموعہ کلام ''رگِ گل '' کے مقدمے کا آغاز ہی اقبال کے شعر سے کیا۔ ''سخنے نہ گفتہ راچہ قلندرانہ گفتم'' (۱۵) اس کے بعدآپ نے اپنے کلام میں متعدد مقامات پر اقبال کا ذکر کیا ہے۔ اور انہیں اشعار کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ نے اقبال کی غزلوں اور نظموں پر کوئی تظمین تو نہیں باندھی۔ مگر آپ کی نظموں کے متفرق اور متنوع

موضوعات بالکل علامہ اقبال کے اثرات کا سبب ہے۔ علامہ اقبال اور صاحبزادہ صاحب کی شاعری میں جو قدرے مشترک ہے۔ وہ ان کے متنوع موضوعات اور سیاسی و انقلابی شاعری ہے۔ علامہ اقبال کا شمار تاریخ کے سب سے بڑے انقلابی شاعروں میں ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی شاعری سے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں ایک بیداری اور تحریک پیدا کر دی۔آپ نے دنیا کے ہر خطے میں موجود مسلمانوں کو اپنے حق کیلئے آواز اٹھانے اور ظلم کے خلاف کمر بستہ ہونے پر تیا ر کیا۔ آپ کی شاعری اتفاق و اتحاد اور جہاد کے موضوعات سے لبریز ہیں۔

صاحبزادہ حمید اللہ بھی غالب کی طرح اقبال سے متاثر ہوئے ۔اثر لینے کایہ سلسلہ غالباً غالب کے ذریعے اقبال تک پہنچا ہو۔ بہرحال آپ نے سیاسی اورقومی شاعری کیلئے بنیادی خیالات کوڈھالنے میں اقبال کو سامنے رکھ کر اپنے لئے الگ راستے تلاش کیئے ۔اقبال کے ابتدائی کلام میں ترانہ ہندی ،میراوطن وہی ہے اورنیا شوالہ جیسی نظمیں وطن دوستی کاثبوت فراہم کرتی ہےصاحبزادہ صاحب نے بھی وطن پرستی کا ثبوت دیتے ہوئے جشن آزادی ،غلغلہ جہاد اورکراچی۔کراچی جیسی شاہکار نظمیں لکھیں ۔ آپ نے بلوچستان کی مخصوص فضاء میں اپنے لیئے جو راستہ چناء ،وہ وطن اورملت سے محبت کاراستہ تھا۔ آپ نے اِسلام کو ایک ملت قراردیا ۔اورساری دُنیا کے مسلمانوں سے محبت اوراظہار یکجہتی کیلئے کئی شاہکار نظمیں لکھیں۔اِن میں مظلومین کشمیر ،نوحہ فلسطین ،فلوجہ اِسلام اورچیچنیا وغیرہ شامل ہیں۔آپ نے اقبال کے ابتدائی دورکے تصوروطنیت وقومیت کی مخالفت کی۔ اوربعد میں اقبال نے جوتصورملت وقومیت اپنایا ۔آپ نے نہ صرف اُس کی حمایت کی۔بلکہ اُن سے کافی اثربھی لیا۔ اورمسلمانوں کاوطن اُسے قراردیا۔ جہاں وہ رہتے ہوں۔آپ نے پوری دُنیا کے مسلمانوں کو ایک ملت کہا اوراُنہیں اتحاد ،اتفاق اوریکجہتی کادرس دیا تصور ملت وقومیت کے بعد آپ اقبال کے تصور فطرت سے بھی کافی متاثرتھے۔اقبال نے ہمالہ، ابرکوھار، آفتاب صبح اورکناررواوی جیسی نظمیں تخلیق کیں۔جن میں فطرت کے حسین مناظر دکھائے گئے۔ آپ نے بھی برسات میں باغ کا منظر ،وادی سُرخاب اوربہار پشین جیسی نظمیں لکھ کراقبال کی پیروی کی۔ اقبال کی اِسلام محبت میں لکھے گئے نظموں مثلاً مسلم ،کفر واسلام ، مذہب اوربلاِلؓ جیسی نظموں کے جواب میں آپ نے غلغلہ جہاد ،نوحہ فلسطین ،فلوجہ اسلام چیچنیا اورطالبان جیسی نظمیں لکھی جو اِس بات کا قوی ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ کہ آپ اقبال کے کئی تصورات سے کافی متاثر تھے۔

صاحبزادہ حمید اللہ نے فارسی شاعری کا آغاز علامہ اقبال کی فارسی شاعری پڑھ کرکیا ۔ اِس بات کا اعتراف آپ نے اپنے مطبوعہ کلام ''رگِ گل '' کے حصّہ فارسی کے آغاز میں مقدمے میں کیا ہے۔ (۱۶)

آپ نے فارسی میں اقبال کی غزلوں پرتظمین باندھی ہے۔ جو کہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ میں اقبال کا رنگ نظر آتا ہے ۔سوچ وفکر کے بھی کئی زاویوں میں آپ اقبال سے مماثلت رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال سے وابستگی اوراثر لینے کا ایک اورثبوت آپ کی نثر نگاری ہے۔ آپ کی کئی غیر مطبوعہ کتب ایسی ہیں جس میں علامہ اقبال کی سیر ت ،افکار ،تصور ات اورشاعری پر آپ نے مُدلل بحث کی ہے۔ اِن کتب میں علامہ اقبال ایک چابک دست شاعر،اقبال اورنشاطِ ثانیہ اورعلامہ اقبال پُر مغزافکار وغیرہ شامل ہیں۔ اِن کتب میں آپ نے اقبال کے تصورات کے شعری حوالے بھی دیے ہیں۔ آپ نے اقبال کے مجموعوں بانگِ درا ،ضرب کلیم

اور پیام مشرق پر بھی مختصر بات کی ہے۔غرضیکہ آپ کی نثر ی تخلیقات بھی اقبال سے متاثر ہیں۔

شعری تخلیقات میں متنوع موضوعات کے علاوہ اقبال کی انقلابی ،سیاسی اورمذہبی سوچ سے آپ نے کافی اثر لیا۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب کاتعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ اورآپ کا عہد بھی سیاسی انتشار کا شکاررہا ۔دُنیا بھر میں مسلمان کفر کے ہاتھوں پس رہے تھے۔پاکستان ایک نومولوداسلامی ریاست کے طورپر دُنیا کے نقشے پراُبھر کر سامنے آیا تھا۔ لیکن اندرونی عدم استحکام اوربیرونی خطرات کے باعث ایک بے چینی کاعالم تھا۔ اس لیے اِس عہد میں آپ کی شاعری پر سیاسی،انقلابی اورمذہبی رنگ چھایا ہواہے۔ آپ نے وطن پرستی اورمذہب پرستی کاثبوت دیتے ہوئے کئی ایسی عمدہ نظمیں تخلیق کیں۔جن میں آپ نے اتحاد ،اتفاق ،اخوت ،عدل ومساوات اورعلم دوستی کادرس دیا ہے۔ موضوعات کے یہی رنگ آپ کو اقبال کے ہاں نظر آئیں گے۔غرضیکہ آپ کی شاعری کے کئی پہلو ایسے ہیں۔ جوعلاّمہ اقبال کی شاعری سے متاثر ہیں۔

حوالہ جات و کتابیات

۱۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ، کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر د،کل صفحات ۲۴۷

۲۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۳۵،۳۶،کل صفحات ۲۴۷

۳۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۵۲،کل صفحات۲۴۷

۴۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۸۱،کل صفحات ۲۴۷

۵۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر الف ،کل صفحات ۲۴۷

۶۔ ساجد اسدی ،ابوالعجز" پیامبر مغفرتِ مخزنِ نعتِ مقبول " نیو گرین پرنٹر ز،حیدر آباد، سندھ،سن ۲۰۰۰ ، ص نمبر ۷،کل صفحات ۳۵۲

۷۔ فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر " تعبیرـمـمـاتِ غالب" طبع اول، ادارہ یاد گارِ غالب، کراچی،سن ۲۰۰۲، ص نمبر ۱۶۴،کل صفحات ۴۰۴

۸۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ، کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۹۳،کل صفحات ۲۴۷
۹۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۲۶،کل صفحات ۲۴۷
۱۰۔ نذیر احمد ، ڈاکٹر" محا سنِ الفاظِ غالب،اداراہ فروغِ اُردو ، لاہور،سن ۱۹۶۹ ، ص نمبر ۱۲۵، کل صفحات ۱۷۲
۱۱۔ فاروق احمد ، ڈاکٹر " بلوچستان میں اُردو زبان و ادب " قلات پبلیشرز ، کوئٹہ ، ۱۹۹۸، ص نمبر ۵۹، کل صفحات ۲۵۶
۱۲۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۹۶،کل صفحات ۲۴۷
۱۳۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ب،کل صفحات ۲۴۷
۱۴۔ فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر " تعبیراتِ غالب" طبع اول، ادارہ یاد گارِ غالب، کراچی،سن ۲۰۰۲، ص نمبر ۱۶۴،کل صفحات ۴۰۴
۱۵۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر الف،کل صفحات ۲۴۷
۱۶۔ حمید اللہ ، صاحبزادہ " رگِ گل"یونائٹڈ پریس طوغی روڈ کوئٹہ ،سن ۲۰۰۸ ص نمبر ۱،کل صفحات ۲۴۷